علمائے کرام کا وٹس ایپ گروپ

بزم علماء والائمہ

03345613913

CamScanner

بزمِ علماء والأئمة
صرف علماء ، طلباء اور خطباء شامل ہوں
03345613913
آنے والا جمعہ کس عنوان پہ مناسب یا ضروری ہے
اس بارے میں
اپنی مفید آراء و تجاویز اور ان
سے متعلقہ کتب اوپر دئیے
گئے نمبر پہ ارسال فرمائیں
CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرتِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:- ....گھڑوالا، صدیق آباد، جلالپور پیروالہ

مورخہ:- ....۹ فروری ۱۹۹۴ء

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا....

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

وقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ....

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

وہ آئے، جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے، جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے، نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے، گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے، جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے، جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے، جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام علمائے کرام! آج کا یہ جلسہ جو جلال پور پیروالا کے اس قصبہ بستی گھڑ والہ، صدیق آباد میں منعقد ہو رہا ہے.... آج ۹ فروری ۱۹۹۴ء ہے اور غالباً اس قصبہ میں پہلی مرتبہ آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں اور مجھے کہا گیا ہے کہ میں آج آپ کے سامنے "سیرت النبی ﷺ" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

جس چیز کی حضورؐ سے نسبت، اس کی تعریف بھی حضورؐ کی سیرت ہے:

میرے بھائیو! میرا عقیدہ اور دعویٰ ہے کہ حضور علیہ السلام کی طرف جس چیز کی نسبت ہوگئی اس کا تذکرہ کرنا بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف مدینہ کی نسبت ہوگئی، میں مدینہ کی فضیلت اگر بیان کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف مکہ کی نسبت ہوگئی، میں مکہ کا ذکر اگر کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف جس پہاڑ کی نسبت ہوگئی، اگر میں اس پہاڑ کا ذکر کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف صحابہ کرامؓ کی نسبت ہوگئی، اگر میں صحابہ کرامؓ کی تعریف کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے۔ میرے بھائیو! سیرت کے کئی باب ہیں.... سیرت کا صرف ایک باب نہیں ہے، حضور علیہ السلام کی سیرت کے کئی موضوع ہیں۔ سینکڑوں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں موضوع ہیں، لیکن پھر بھی حضور علیہ السلام کی شان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

ایک عاشق رسول کا حضورؐ کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت: ایک عربی کا شاعر گزرا ہے اسنے نے حضور علیہ السلام کی شان میں چالیس ہزار اشعار عربی میں لکھے اور اس نے جو عربی میں آخری شعر لکھا میں اس کا ترجمہ آپ کو سناتا ہوں۔ اس نے چالیس ہزار اشعار عربی میں لکھ کر آخر میں جو شعر لکھا اس کا ترجمہ اردو کے ایک شاعر نے یوں کیا ہے:

تھکی ہے فکر رسا، مدح باقی ہے
قلب ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے

ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا، مدح باقی ہے

چالیس ہزار اشعار لکھنے کے بعد وہ کہتا ہے کہ جو میری چالیس سال کی فکر ہے یہ نچوڑ دی گئی ہے اور مدح رسول اللہ ﷺ ابھی باقی ہے۔ یہ نبی علیہ السلام کی شان ہے۔

نبی ﷺ کے غلاموں کے غلام: میرے بھائیو! یہ کہنا کہ سپاہ صحابہ تو صحابہ کے سپاہی ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابہؓ کے سپاہی ہیں اور ہم نبیؐ کے سپاہی ہیں.... میری بات یاد رکھو جو صحابہؓ کا سپاہی ہے وہ اصل میں نبیؐ کا غلام اور سپاہی ہے۔ میرے بھائیو! ایک پیر صاحب سے کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں تیرا غلام ہوں لیکن ایک دوسرا شخص اس کے پاس بیٹھا ہے وہ کہتا ہے کہ پیر جی میں تو تیرے غلاموں کا بھی غلام ہوں.... تو اس شخص کے اندر پہلے شخص سے زیادہ عشق ہے۔ ایک نے کہا کہ پیر جی میں تیرا نوکر ہوں، دوسرا کہتا ہے کہ پیر جی میں تو تیرے نوکروں کا بھی نوکر ہوں.... ایک شخص کہتا ہے کہ میں نبی کا سپاہی ہوں، میں کہتا ہوں کہ میں نبیؐ کے سپاہیوں کا بھی سپاہی ہوں تو سپاہ صحابہ کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سپاہیوں کے سپاہی.... ہم ابوبکرؓ کے سپاہی کیوں ہیں....؟ اس لئے کہ ابوبکرؓ نبی کا سپاہی ہے۔ ابوبکرؓ اگر نبیؐ کا سپاہی نہ ہوتا تو ہم کیوں اس کے سپاہی ہوتے....؟ میرے بھائیو! ہم ابوجہل کے سپاہی کیوں نہ بنے....؟ ہم عتبہ اور شیبہ کے سپاہی کیوں نہ بنے....؟ ہم اخنس بن شریک کے سپاہی کیوں نہ بنے....؟ اس لئے کہ وہ نبیؐ کے سپاہی نہیں تھے۔ نبیؐ کا سپاہی ابوبکرؓ ہو.... ہم اس کے بھی سپاہی.... نبیؐ کا سپاہی حبشے کا کالے رنگ کا بلالؓ ہو.... ہم اس کے بھی سپاہی.... ہم نبی کے سپاہی ہیں، نہیں بلکہ ہم نبیؐ کے سپاہیوں کے بھی سپاہی ہیں....

حضرت سفینہؓ کا حیرت انگیز واقعہ: آج میں وہی لفظ کہتا ہوں جو حضرت سفینہؓ نے ایک جنگل کے شیر سے کہا تھا پیغمبرؐ کے صحابی حضرت سفینہؓ سفر کر رہے تھے.... جنگل میں ایک شیر حملہ آور ہوا تو حضرت سفینہؓ نے اسے صرف یہ کہا کہ اے شیر! میں محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔ شیر نے فوراً اپنا سر نیچے کر دیا

اوردم ہلانے لگا۔حضرت سفینہؓ اس کی پشت پر بیٹھ گئے اور وہ شیر مدینہ منورہ تک حضرت سفینہؓ کو چھوڑنے آیا۔حضرت سفینہؓ نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کو سنایا کہ یارسول اللہ ﷺ ایک شیر نے مجھ پر ایسے حملہ کیا اور میں نے آگے سے یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں،لیکن مجھے یہ پتہ نہیں کہ جب میں نے اس کو کہا کہ میں رسول اللہ کا غلام ہوں تو آگے سے شیر سر جھکا کر کچھ کہتا تھا......لیکن پتہ نہیں کہ وہ کیا کہتا تھا۔تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سفینہؓ تیرے یہاں پہنچنے سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتادیا کہ جب وہ سر جھکا کر کچھ کہتا تھا تو وہ کہتا یہ تھا کہ اے سفینہؓ اگر تو محمد ﷺ کا غلام ہے تو میں محمد ﷺ کے غلاموں کا بھی غلام ہوں۔میرے بھائیو!اپنے آپ کو پیغمبر کا سپاہی کہنا یہ اپنی جگہ عظمت ہے....لیکن نبیؐ کے سپاہیوں کا سپاہی ہونا یہ اس سے بھی بڑی عظمت کی بات ہے۔

ہم صحابہ کرامؓ کے سپاہی کیوں ہیں....؟

سپاہ صحابہ کی مخالفت کرنے والو! صحابہؓ سے ہماری رشتہ داری نہیں ہے۔ہم صحابہؓ کے سپاہی کیوں ہیں....؟ اس لئے کہ ان لوگوں نے میرے محمد ﷺ کی چوکھٹ پر پہرہ دیا ہے۔وہ لوگ میرے پیغمبر کی چوکھٹ کے پہرہ دار ہیں....جان دے کر بھی وہ پہرے دار ہیں....مال لگا کر بھی وہ پہرے دار ہیں....بچے یتیم کرا کر بھی وہ پہرے دار ہیں ....اور نیزے کی انیوں پر سر چڑھا کر بھی وہ پہرے دار ہیں....ہم ان کے غلام کیوں ہیں؟ سپاہ صحابہ صحابہؓ کے غلام کیوں ہیں؟ اس لئے کہ....بدر کے میدان میں چودہ صحابہؓ کی نعشیں تڑپتی رہیں،نبیؐ کا پہرہ نہ چھوڑا...احد کے پہاڑوں میں ستر صحابہؓ ذبح ہوتے رہے....نبیؐ کا پہرہ نہیں چھوڑا...حنین کی جنگ میں انیس صحابی شہید ہوگئے....لیکن نبیؐ کا پہرہ نہیں چھوڑا....تبوک کے معرکے میں چھ صحابی شہید ہوگئے....نبیؐ کا پہرہ نہیں چھوڑا....نبیؐ کا دفاع نہیں چھوڑا...آؤ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں....حضرت حمزہؓ کی نعش کے بارہ ٹکڑے ہوگئے....پیغمبرؐ کا دفاع نہیں چھوڑا....سمیہؓ کے ٹکڑے ہوگئے....نبیؐ کا دین نہیں چھوڑا...لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی....نبیؐ کا دفاع نہیں چھوڑا...زنیرہؓ کی آنکھیں نکال دی گئیں....میرے محمد ﷺ کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑا...اور نیزے کی انیوں پہ سر لٹکا دیئے گئے....میرے پیغمبرؐ کو نہیں چھوڑا...ابلتی ہوئی دیگوں

میں ان کے جسموں کو پکا دیا گیا....میرے نبیؐ کو نہیں چھوڑا...افریقہ کے جزیروں میں پہنچ کر اور قسطنطنیہ کے دروازے پہ پہنچ کر اور چین کے صحراء پر پہنچ کر،بچے یتیم کرا کے،بیویوں کو بیوہ کرا کے پیغمبرؐ کی عظمت کو بلند کیا۔لیکن محمد ﷺ کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑا....ہم صحابہؓ کے سپاہی کبھی نہ ہوتے اگر صحابہ کرامؓ نبیؐ کے سپاہی نہ ہوتے....ان کی عظمت تو نبیؐ کی وجہ سے ہے۔

سیرت پیغمبر کا ایک انوکھا پہلو:

میرے بھائیو! پھر اس پیغمبر کو دیکھو....جس پیغمبرؐ کی عظمت کا ٹھکانہ کوئی نہیں،مثال کوئی نہیں، توجہ کریں!میں آپ کو سیرت پیغمبرؐ کا ایک پہلو بتانا چاہتا ہوں اور ایک نیا عنوان آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں....مسلمانوں کا ایمان ہے کہ نبیؐ کے عشق سے بہتر کسی کا عشق نہیں۔ اہل سنت کا ایمان ہے،سپاہ صحابہؓ کا ایمان ہے کہ پیغمبرؐ کا عشق بنیاد ہے....یہ بات میں نہیں کہتا بلکہ قرآن پاک کہتا ہے:قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ اگر مجھے پانا چاہتے ہو تو میرے نبیؐ کو پاؤ،میرے نبیؐ کے پاس آؤ....یہ ہمارا ایمان ہے۔

ابوجہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ پڑھنا:

میرے بھائیو!ایک ایسا وقت بھی چشم فلک نے دیکھا کہ میرے پیغمبر کو خدا نے کتنی عظمت دی کہ ابوجہل مٹھی میں کوئی چیز لے کر کہتا تھا کہ اے محمد ﷺ!بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے....یہ وقت بھی آیا حضور علیہ السلام کے معجزات کو دیکھو،میں اس پیغمبرؐ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں،میں اس پیغمبرؐ کی پاؤں کی خاک کو آنکھوں میں لگانا عظمت سمجھتا ہوں....علامہ شبلیؒ نے، امام غزالیؒ نے اور بڑے بڑے سیرت نگار لوگوں نے اپنی کتابوں میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ابوجہل نے حضور علیہ السلام کے سامنے آ کر اس طرح مٹھی کو بند کیا اور مٹھی کو بند کر کے کہتا ہے....کہ اے محمدؐ!بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے....؟تو حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی والی چیز بتائے کہ میں کون ہوں....؟اس نے کہا کہ چلو یہ مٹھی والی چیز بتائے۔بس یہ کہنے کی دیر تھی کہ اس مٹھی میں کنکریاں تھیں،ان کنکریوں سے آواز آئی.... **اشھد ان لاالٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ** یہ میری نبیؐ کی شان ہے۔

CamScanner

پیغمبر اسلام کا اخلاق: میرے بھائیو! سارا قرآن میرے پیغمبر کی شان سے بھرا پڑا ہے۔ قرآن پاک کی ہر آیت میں میرے نبی کی شان ہے۔ بلکہ قرآن پاک کے ہر لفظ میں میرے نبی کی شان ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کا خلق بیان کیجئے.... تو اماں نے جواب میں فرمایا کہ کیا قرآن نہیں پڑھتے....؟ لوگوں نے کہا کہ قرآن تو پڑھتے ہیں.... فرمایا کہ قرآن کو کھولو، قرآن کے ہر صفحے پر میرے نبی کا حسن بکھرا پڑا ہے۔ یہ میرے نبی کی شان ہے....

لقدمن اللّٰہ علی المؤمنین کی تفسیر: میرے واجب الاحترام دوستو! جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس پر غور کریں کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ ویسے تو سینکڑوں آیتیں ہیں ہر آیت پر علیحدہ بات ہو سکتی ہے، لیکن یہ آیت بڑی عجیب و غریب ہے.... قرآن کہتا ہے:

لقدمن اللّٰہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولاً

اس میں کوئی شک نہیں.... اس میں کوئی شبہ نہیں.... اس میں کوئی ریب نہیں.... کس میں....؟ جو آگے بات آرہی ہے۔ لقدمن اللّٰہ.... اللہ نے احسان جتلایا.... اللہ بھی احسان جتلا رہے ہیں۔ میں حیران ہوا کہ اللہ پاک تو بہت وسیع ہیں وہ احسان کیسے جتلاتے ہیں۔ لیکن قرآن کہتا ہے کہ اللہ احسان جتلا رہے ہیں۔ میں نے پہلی کتابوں کو دیکھا.... میں نے توریت کو دیکھا.... میں نے انجیل کو دیکھا.... میں نے زبور کو دیکھا.... اللہ نے کہیں بھی احسان نہیں جتلایا.... شجر و حجر کو دیکھا احسان نہیں جتلایا.... سمندروں کو اللہ نے پیدا کیا اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... آدم علیہ السلام.... عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کو پیدا کیا اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... لیکن وہ کونسی بات ہے کہ جس پر ساری دنیا کا خدا احسان جتلاتا ہے.... وہ چیز بھی نرالی ہوگی.... وہ بات بھی نرالی ہوگی.... وہ تحفہ بھی نرالا ہوگا.... کہ اتنا بڑا خدا.... کائنات ساری بناتا ہے، لیکن احسان نہیں جتلاتا.... انسان بناتا ہے.... احسان نہیں جتلاتا.... اٹھارہ ہزار مخلوقات کو اللہ پیدا کرتا ہے.... اللہ احسان نہیں جتلاتا.... سمندروں کا خروش پیدا کرتا ہے.... اللہ احسان نہیں جتلاتا.... پہاڑوں کی وسعت کو پیدا کیا.... اللہ نے

احسان نہیں جتلایا.... آسمانوں کے ستارے پیدا کئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... اللہ نے شمس و قمر پیدا کئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... شجر و حجر پیدا کئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... شمال و جنوب پیدا کئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... مشرق و مغرب پیدا کئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... آدمؑ کو عظمت دی.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... نوحؑ کو طوفان سے بچایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... ابراہیمؑ کو آگ سے بچایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... اسماعیلؑ کو چھری سے بچایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... موسیٰؑ کو دریا سے بچایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... عیسیٰؑ کو جیل سے نکالا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... یوسفؑ کو کنویں سے نکالا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... یعقوبؑ کو چالیس سال رلا کر بیٹا دیا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... انبیاء کو عظمتیں بخشیں.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... بنی اسرائیل کے انبیاء کو حکومت بخشی.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... داؤد علیہ السلام کو زبور دی.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... دانیال پیغمبر آئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... بنی اسرائیل کے پیغمبر آئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... امام آئے، پیشوا آئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... صحیفے آئے، ولی آئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... قطب آئے، ابدال آئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... دنیا میں ذرات پیدا کئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... انسان بنایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تیری آنکھوں کو بنایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تیری زبان کو بنایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تجھے کپڑے دیئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تیرے لئے پانی بنایا.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تیرے لئے زمین بنائی.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تیرے لئے کشتیاں بنائیں.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... تجھے مکان دیئے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... دریا بنائے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... درخت بنائے.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... انگوریاں بنائیں.... اللہ نے احسان نہیں جتلایا.... کائنات کا ذرہ ذرہ تیرے قدموں میں رکھ دیا.... احسان نہیں جتلایا

.....لیکن جب میرے محمد ﷺ کی تخلیق کی باری آئی تو قرآن نے کہا: **لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا....** کہ آج میں پوری انسانیت پہ احسان کر رہا ہوں کہ محمد ﷺ کو تمہاری جھولی میں دے رہا ہوں.... اللہ نے فرمایا کہ جو چیز میرے خزانے میں بھی ایک تھی.... وہ میں نے تمہیں دے دی.... تو پھر احسان جتلانا چاہئے تھا یا نہیں چاہئے تھا....؟ (جتلانا چاہئے تھا) **لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا....**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے نبوت لے لے.... محمد ﷺ کا امتی بنا دے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، زکریا علیہ السلام نے کہا، اے اللہ! محمد ﷺ کا امتی ہمیں بنا دے.... لیکن مسلمانو! بغیر تمہاری دعا کے.... محمد ﷺ کو تمہارے اندر بھیج دیا۔ یہ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے۔

تحویل قبلہ:

میرے بھائیو! محمد ﷺ کی خواہشات اتنی پوری ہوئیں کہ پیغمبر نماز میں کھڑے ہیں اور نماز میں کھڑے ہونے سے پہلے آپ کو خیال آیا کہ خانہ کعبہ جو مکے میں ہے وہ قبلہ تبدیل ہو چکا تھا، اس وقت قبلہ بیت المقدس بن گیا تھا۔ بہر حال! آپ کو صرف یہ خیال آیا کہ کاش قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہی ہوتا.... نماز سے پہلے یہ خیال آیا.... پیغمبر علیہ السلام نے نماز کی نیت باندھی.... اللہ کو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی خواہش عرش پر پہنچ گئی اور پسند آ گئی کہ نبیؐ کے دل میں خیال آیا ہے کہ قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہوتا.... تو نماز کی حالت میں قرآن پاک کی یہ آیت اتری.... **فلنولینک قبلۃ ترضھا....** اے پیغمبرؐ! اس وقت نماز میں اپنا منہ پھیر کر خانہ کعبہ کی طرف کرلو.... تو نبی کی خواہش پہ قبلہ بدلا یا نہیں....؟ (بدلا) اور تمہیں پتہ ہے کہ نبی کیوں کہ بہت بلند ہے، جو اس نبیؐ کے صحابہؓ ہیں وہ بھی بہت بلند ہیں۔ نبی کی خواہش پہ قبلہ بدلا.... اور صحابہؓ کے طریقے پر شریعت بدل گئی....

صحابیؓ کی وجہ سے شریعت کے حکم کی تبدیلی:

میرے بھائیو! تم روزہ رکھتے ہو نا....؟ کتنے بجے روزہ رکھتے ہو....؟ سحری کے وقت اور افطاری مغرب کے وقت کرتے ہو.... لیکن آپ حیران

ہوں گے کہ جب روزہ فرض ہوا تھا تو روزے کی سحری کا یہ وقت نہیں تھا.... حکم یہ تھا کہ مغرب کے وقت افطاری کرو.... تراویح کے بعد، سونے سے پہلے سحری کھاؤ اور اگلے دن شام کو پھر روزہ افطار کرو۔ تو روزہ کتنا لمبا تھا.... بائیس گھنٹے کا روزہ تھا یا نہیں تھا....؟ (تھا)۔ حضرت بشری بن اوفاط ایک صحابی رسول تھے۔ وہ ایک دن نماز عشاء کے فوراً بعد کھانا کھانے سے پہلے سو گئے اور ان کو نیند آ گئی.... وہ صحابیؓ لوہے کا کام کرتے تھے، لوہا کوٹتے تھے، یہ لوہاروں والا کام.... سارا سارا دن وہ محنت کرتے، مزدوری کرتے، تھکے ہوئے تھے، اس دن وہ روٹی نہ کھا سکے اور جب آنکھ کھلی تو تہجد کا وقت تھا.... انہوں نے کہا کہ سحری کا وقت تو گزر گیا ہے۔ نہار منہ روزہ رکھ لیا.... اگلے دن عصر کی نماز کے وقت بھوک اور تھکاوٹ کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ بہر حال مغرب کے وقت صرف افطاری کی....

آج بھی عشاء کے بعد سحری کھانے سے پہلے تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آ گئی۔ تو اب جب آنکھ کھلی تو تقریباً سوا تین بجے کا وقت ہوگا، صحابی نے اسی وقت اٹھ کر سوچا کہ اگر اب بھی کچھ نہ کھایا تو پھر دو پہر کو بے ہوش ہو جاؤں گا، تو فوراً اٹھے اور جلدی جلدی سے کھانا کھا لیا.... اب چاہئے تو یہ تھا کہ بغیر وقت کے کھانا کھانے پر آسمانوں سے کوئی عتاب اترتا.... کوئی ناراضگی اترتی اور اللہ پاک یہ فرماتے کہ اس صحابی نے میرے حکم کے بغیر یہ آج سحری کھائی ہے اچھا نہیں کیا.... لیکن آپ حیران ہوں گے کہ سحری کے وقت صحابیؓ نے سحری کھائی تو اسی وقت قرآن اترا کہ اے پیغمبر ﷺ! جس وقت اس نے سحری کھائی ہے.... آج کے بعد سے قیامت تک سحری کا یہی وقت ہوگا۔ ہائے! صحابہ کرامؓ سے خدا کو کتنا پیار تھا.... پیار تھا یا نہیں تھا....؟ کوئی شبہ ہے پیار میں....؟ (نہیں) اللہ نے صحابیؓ سے محبت کی انتہا کر دی....

جیسے میرے پیغمبرؐ کی شان کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا.... اسی طرح میرے پیغمبرؐ کے صحابہؓ کا مقابلہ بھی کوئی نہیں کر سکتا۔

جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک مصطفیٰ کی مصطفائی ہے:

میرے بھائیو! اللہ نے رسول کو بھیجنا تھا.... احسان کا اعلان کر دیا کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے

اب تم بتاؤ کہ احسان کیا ہے، اللہ نے نبیؐ بھیج کر یا نہیں کیا....؟ (کیا) اور باقی نبیؑ علاقوں کے لئے، میرا محمد ﷺ ساری دنیا کے لئے.... باقی نبیؑ بستیوں کے لئے میرا رسول پوری کائنات کے لئے.... میرے دوستو! تم غور کرو آسمانوں سے کتابیں کتنی اتری ہیں....؟ (چار) میں یہاں سے پیغمبروں کی عظمتوں کو نمبروار شروع کرتا ہوں.... توجہ فرمائیں! دو چار باتیں بڑی اہم ہیں ....پیغمبرؐ کی شان پر غور کریں۔ قرآن آسمان سے اترا.... کتابیں آسمانوں سے کتنی اتریں....؟ (چار) ان کتابوں کے اترنے میں بھی فرق ہے۔ حضور علیہ السلام پر جو کتاب اتری وہ حضور علیہ السلام کی حیثیت کے مطابق اتری....اور باقی نبیوں پر کتابیں باقی نبیوں کی حیثیت کے مطابق اتریں۔ دیکھیں! حضور علیہ السلام جہانوں کے لئے نبی ہیں اور خدا بھی جہانوں کے لئے ہے۔ اور حضور کی کتاب یعنی قرآن بھی جہانوں کے لئے .... اور خدا نے اپنے آپ کو کہا: **رب العالمین** .... اور اپنے نبیؐ کو کہا: **رحمة للعالمین** .... اور قرآن کو کہا: **هدی للعالمین** .... ہر ایک کے لئے **عالمین** کہا بستی نہیں کہا، خدا نے کہا میں **رب العالمین** ہوں، اے نبیؐ تو **رحمة للعالمین** ہے اور جو کتاب تجھ پر اتری ہے وہ کتاب **هدی للعالمین** ہے۔ اور پھر اس فرق کو بھی دیکھو.... تورات، انجیل، زبور بھی آسمانوں سے اتریں، ان کے اترنے میں بھی فرق ہے۔

- جب تورات اتری تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ تم طور پہاڑ پر جاؤ، چالیس دن کا چلہ کرو، پھر میں کتاب دوں گا۔

حضرت موسیٰ اپنے گھر سے چلے کتاب لینے کے لئے، طور پہاڑ پر بیٹھے، چلّہ کیا، چالیس دن عبادت کرتے رہے، پھر تورات ملی۔

- اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی، کہا اپنے عبادت خانہ سے باہر نہیں جانا، میں تمہیں یہاں کتاب دوں گا۔
- اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری، تو فرمایا کہ داؤد اپنے معبد خانہ میں بیٹھ جاؤ، اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، چہاردیواری میں بند ہو جاؤ، پھر کتاب دوں گا۔
- لیکن جب میرے پیغمبرؐ پر قرآن اترنے کا وقت آیا.... تو میرے پیغمبرؐ کو خدا نے

پابند نہیں کیا۔ میرا نبیؐ مکہ میں تھا.... تو قرآن کو مکہ میں بھیج دیا میرا نبیؐ مدینہ میں تھا.... تو قرآن کو مدینہ بھیج دیا میرا نبیؐ بازار میں .... تو قرآن بھی بازار میں میرا نبیؐ پہاڑ پہ.... قرآن بھی پہاڑ پہ میرا پیغمبر گلیوں میں .... قرآن بھی گلیوں میں میرا نبیؐ بدر میں.... قرآن بھی بدر میں میرا نبیؐ احد میں.... قرآن بھی احد میں میرا نبیؐ تبوک میں.... تو قرآن بھی تبوک میں حتی کہ میرا نبیؐ عائشہؓ کے بستر پر.... تو قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر....!! میرے پیغمبرؐ کو بھیج کر اللہ نے ساری کائنات پر احسان کیا اور میرے نبیؐ کے آنے سے پہلے دنیا کی کیا حالت تھی....؟ توجہ فرمائیں! فانی بدایونی کہتا ہے....کہ:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا ترے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

اور جگن ناتھ آزاد ایک ہندو شاعر ہے.... وہ حضور علیہ السلام کے آنے سے پہلے کا نقشہ کھینچتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد، سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
جہان کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلیں آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

CS CamScanner

شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلویؒ سے ایک عیسائی کے دوسوال: شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلویؒ کے پاس ایک شخص آیا اور آکر کہنے لگا کہ تمہارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نیچے ہیں اور ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوپر ہیں۔تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ موتی ہمیشہ نیچے ہوتا ہے اور جھاگ اوپر ہوتی ہے۔موتی ہمیشہ سمندر کی تہہ میں ہوتا ہے۔اس نے پھر ایک بڑی عجیب بات کہی اور شاہ صاحب بھی بڑے زیرک اور دانا آدمی تھے۔اس عیسائی نے کہا کہ شاہ صاحب تمہارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں اور جاگ رہے ہیں، عیسائی نے کہا کہ دیکھو ایک آدمی جارہا ہے جنگل میں جنگل میں جب وہ آگے پہنچتا ہے تو راستہ بھول جاتا ہے اور راستہ بھولتے ہوئے اس نے دیکھا کہ اسی جنگل میں ایک درخت کے نیچے دو آدمی ہیں ایک سویا ہوا ہے اور دوسرا جاگ رہا ہے....اب یہ شخص جو راستہ بھول گیا ہے سوئے ہوئے سے راستہ پوچھے گا یا جاگنے والے سے راستہ پوچھے گا....؟ یہ اس عیسائی نے سوال کیا....

اب اگر شاہ صاحب کہتے ہیں کہ وہ راستہ جاگنے والے سے پوچھے....تو وہ یہ کہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر جاگ رہیں اور انسانیت ساری راستہ بھٹک گئی ہے۔حضور تو سوگئے ہیں اور جاگ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رہے ہیں....تو پھر انسانوں کو چاہئے کہ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہدایت کا راستہ مانگیں۔کیونکہ حضور تو سوئے ہوئے ہیں اور انسان راستہ بھٹک گئے ہیں....تو شاہ صاحب نے جواب میں بڑی عجیب بات کہی، کہ جو یہ آدمی جاگ رہا ہے راستے کا اس کو بھی پتہ نہیں ہے اب جو راستہ بھول گیا ہے اس کو چاہئے کہ یہ بھی جاگنے والے کے ساتھ اس کے پاس بیٹھ جائے، کیونکہ راستہ کا اس کو بھی پتہ نہیں ہے اور وہ اس انتظار میں ہے کہ سویا ہوا اٹھے گا....مجھے بھی راستہ بتائے گا اور تجھے بھی راستہ بتائے گا۔

مولانا قاسم نانوتویؒ سے ایک عیسائی کے دوسوال: مولانا قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ عیسائی تھا اس نے بڑی عجیب بات کہی۔کہنے لگا کہ مولانا ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مردوں کو زندہ کردیتے تھے....تمہارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے

تو کبھی کسی مردے کو زندہ نہیں کیا۔تو مولانا قاسم نانوتویؒ نے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جناب ایک آدمی مرجاتا ہے....اس سے صرف روح نکل جاتی ہے....اب اس کو زندہ کرنا اتنا بڑا کمال نہیں ہے۔تمہارے پیغمبرؑ نے تو انسانوں کے جسم سے روح نکل جانے کے بعد ان کو زندہ کیا۔اس میں کیا کمال ہے، کیونکہ اس میں سے تو صرف عارضی روح نکل گئی تھی....کمال تو یہ ہے کہ جس شے کے اندر روح کبھی پائی بھی نہ گئی ہو....اس کے اندر روح ڈال کر اس کو زندہ کردے۔تب کمال ہوتا....یہ کون سا کمال ہے۔ہمارے پیغمبرؐ نے تو پتھروں کو کلمہ پڑھایا، جس کے اندر کبھی روح تھی ہی نہیں....کمال تو یہ ہے، تمہارے پیغمبر کا کیا کمال ہے ،اب وہ عیسائی لاجواب ہوگیا، اب اس نے دوسرا سوال کیا، کہنے لگا کہ مولانا صاحب! ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ:

وامه صديقة....

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم پاک دامن تھیں۔

اور تمہارے پیغمبر حضور علیہ السلام کی والدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تو قرآن نے کچھ نہیں کہا، تو مولانا قاسم نانوتویؒ دارالعلوم دیوبند کے بانی تھے، انہوں نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر لوگوں کو شک پڑگیا تھا....اور اس شک کو ہمارے پیغمبرؐ کے قرآن نے دور کیا اور ہمارے پیغمبرؐ کی ماں پر کسی کو شک ہی نہیں پڑا....تو قرآن صفائی کس بات کی دیتا۔

مولانا قاسم نانوتویؒ اور عشق رسولؐ: میرے بھائیو! مولانا قاسم نانوتویؒ کے عشق ومحبت کی بڑی عجیب داستانیں ہیں....مدینہ سے سات میل پہلے جوتا اتارلیا، کسی نے کہا کہ یہاں پتھر اور سنگریزے ہیں، فرمایا بات پتھروں کی نہیں ہے میں اس دھرتی پہ جوتا پہن کر نہیں جاسکتا....جہاں چودہ صدیاں پہلے رسول اللہؐ کے نبوت والے قدم آئے تھے، میرے بھائیو! عشق ومحبت کی انتہاء ہے....مولانا قاسم نانوتویؒ نے حضور علیہ السلام کی شان میں ایک شعر کہا ایک قصیدہ ہے، کئی قصیدے قصائد قاسمی میں ہیں، یہ غیر مطبوعہ کلام ہے....اس پر آپ غور کریں....مولانا قاسم

CS CamScanner

نانوتویؒ نے اللہ کی مشیت کو خطاب کیا تو کیا فرمایا کہ:

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقشِ روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون ومکاں کو سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی ، احمدؐ بھی ، محمودؐ بھی
حسنِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
حشر کا غم مجھے کس لئے ہو اے قاسم!
میرا آقاؐ ہے وہ ، میرا مولاؐ ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں میں کوثر لٹایا گیا

میرے بھائیو! مولانا حسین احمد مدنیؒ کو جب مالٹا میں گرفتار کر کے بھیجا جانے لگا تو مدینہ سے ان کی گرفتاری ہوئی.... تو انہوں نے حضورؐ کے روضے سے جدا ہوتے ہوئے ایک شعر پڑھا، اٹھارہ سال پیغمبرؐ کے روضے پر بیٹھ کر حدیث نبویؐ پڑھائی تھی۔ساری زندگی مدینہ میں جوتا نہیں پہنا.... مدینہ منورہ میں تربوز کے چھلکے اٹھا کر مدینہ کی گلیوں سے.... ان کو بھگو کر پی لیتے تھے اور فرماتے کہ اس میں میری نجات ہے، یہ رسول اللہ کا شہر ہے، یہ نبی کا مدینہ ہے، وہ حسین احمد مدنیؒ پیغمبرؐ کے روضے کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ:

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

دنیا میں عاشق اور بھی بڑے آئے ہیں.... لیکن جو عشق رسولؐ ان علماء کے دامن میں ہم نے دیکھا، میرے بھائیو! اس کی مثال نہیں ملتی.... باتیں کرنا آسان ہے، مولانا ظفر علی خان جب مدینہ منورہ پہنچے تو نبی علیہ السلام کے شہر میں ظفر علی خان نے کہا تھا:

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں،
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں،
شرابِ عشق پی کر میں جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

یہ نبی کی شان ہے۔کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، میرے بھائیو! عشق پیغمبر کی انتہا کر دی ہے علماء دیوبند نے، مولانا محمود حسن دیوبندی کا ایک پسندیدہ شعر نبیؐ کی شان میں مولانا اخلاق حسین دہلوی نے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا.... حضرت شیخ الہندؒ کا یہ بڑا پسندیدہ شعر تھا۔اور اس شعر میں جنت کو خطاب کیا گیا ہے، جنت کو مخاطب کر کے ایک ایسی بات کہی ہے کہ دنیائے علم میں اور دنیائے شعر میں اس کی مثال نہیں ملتی۔مولانا اخلاق حسین دہلویؒ کہتے ہیں کہ وہ شعر یہ تھا، جس میں جنت کو خطاب کیا حضرت شیخ الہند روزانہ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے اور اس شعر کو پڑھ کر روتے تھے، جنت کو خطاب کر کے وہ کہتے تھے کہ....

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں

"جنت" کو خطاب کیا "حور" تو آپ جانتے ہیں "قصور" قصر کی جمع ہے اس کی معانی ہیں، محلات جنت کو خطاب کیا کہ....

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں

میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

کوئی اس کی مثال تو پیش کرے، عشق و محبت سے یہی مراد ہے جس راز کو لے کر سپاہ صحابہ چلی ہے، اس عشق کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ مجھے آج آپ بتائیں کہ سپاہ صحابہ کے سو نوجوان شہید ہو چکے ہیں.... مولانا حق نواز شہیدؒ قبر میں اتر گئے، چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو گئے، بیوی بیوہ ہو گئی، مختار احمد سیال کی بچیاں یتیم ہو گئیں، عبدالصمد آزاد کے بچے یتیم ہو گئے، اور ایک لڑکا آفتاب.... سات بہنوں کا ایک بھائی، سولہ سال کی عمر میں، جھنگ کی گلیوں میں ذبح کر دیا گیا، جب میں اس کے گھر گیا.... اس کی بوڑھی ماں زمین پر لیٹی ہوئی تھی، اور رو رہی تھی، بوڑھا باپ دماغی توازن کھو بیٹھا تھا، چھوٹی چھوٹی بہنیں بیٹھی ہوئی تھیں، اس کی ایک بہن نے مجھے کہا.... میرا بھائی چلا گیا، میرا سہارا اجڑ گیا، ہماری دنیا اندھیری ہو گئی، لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ میرا بھائی صحابہ کرام کی چوکھٹ پر مرا ہے۔

میرے بھائیو! مجھے بتاؤ عشق کے بغیر، محبت کے بغیر، پیار کے بغیر کون جان دیتا ہے، سو آدمی جان دے چکے ہیں، اور پاکستان نہیں.... پوری دنیا میں بیس لاکھ افراد سپاہ صحابہ کا فارم پُر کر چکے ہیں، اور ہر شخص ہتھیلی پہ جان لے کر کہتا ہے.... اگر میری جان عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کے کھاتے میں آ جائے، تو اس سے بڑی سعادت کوئی نہیں ہے۔ قائد تیرے حکم پر.... جان بھی قربان ہے.... مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمان فاروقی.... زندہ باد بانی سپاہ صحابہ مولانا حق نواز شہید.... زندہ باد جب تک سورج چاند رہے گا.... جھنگوی تیرا نام رہے گا

ضیاء الرحمٰن ساجد شہیدؒ کا تذکرہ:

ہم نعرے لگاتے ہیں، ہم ذکر کرتے ہیں، ہم نماز پڑھتے ہیں، سب باتیں ٹھیک ہیں، لیکن مجھے بتاؤ! کہ لیہ کے سنگریزے سناٹوں میں، لیہ کے صحراء میں چوبارہ کے پاس سڑک کے اوپر، ایک لڑکا ضیاء الرحمٰن ساجد تھا.... جس کو پنجتن شاہ شیعہ تھانیدار گولی مارتا تھا، اس نے ایک گولی اس کے پاؤں پہ ماری اس نے کہا اب بھی ابوبکرؓ کا نام لے گا، اس لڑکے نے کہا کہ ابوبکرؓ میری جان ہے، اس تھانیدار نے دوسری گولی ماری اور کہا کہ اب بھی فاروقؓ کا نام

لے گا، اس لڑکے نے کہا کہ فاروق میرے باپ سے بھی زیادہ عزت والا ہے، اس نے تیسری گولی ماری، وہ گولیاں مارتا رہا، ضیاء الرحمٰن ساجد گولیاں سہتا رہا.... بالآخر وہ نڈھال ہو کر جب گرا تو یہ کہتا تھا.... اے اللہ! تیرے نبیؐ کے صحابہؓ کی چوکھٹ پر مر رہا ہوں تو گواہ رہنا، کلمہ شہادت پڑھا اور شہید ہو گیا۔

میرے بھائیو! اتنا لوگ شہید کیوں ہوئے، اس لئے کہ جن صحابہ کی یہ جماعت چوکیدار ہے، وہ صحابہ بھی رسول اللہؐ کے لئے اسی طرح شہید ہوئے، اب یہ جماعت سپاہ صحابہ کے لئے مرنا ایمان سمجھتی ہے۔

زیادؓ ابن سکن کی شہادت کا واقعہ:

میرے بھائیو! وہ منظر میں آنکھوں سے نہیں بھلا سکتا.... جو میں نے تاریخ کے اوراق میں پڑھا ہے، کہ ایک صحابی کی نعش احد کے پہاڑ پر تڑپ رہی تھی، اس کا آخری وقت تھا، اس نے پانی کا مشکیزہ لے جانے والے کو اشارہ کیا، اس نے پانی کا مشکیزہ لیجا کر رکھا، صحابی سے کہا کہ تم زخمی ہو، میں تمہیں دودھ پلاؤں، اس زخمی صحابی نے کہا کہ مجھے دودھ کی ضرورت نہیں .... اس نے کہا کہ میں پانی پلاؤں، اس نے جواب دیا کہ پانی کی ضرورت نہیں، اس نے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو، مجھے تم نے بلایا ہے، اس نے کہا کہ میں چاہتا یہ ہوں کہ میرا آخری وقت ہے، میرے جسم سے لہو بہہ رہا ہے، میری خواہش یہ ہے کہ مرنے سے پہلے ایک مرتبہ کالی کملی والے کا چہرہ دیکھ لوں، اس صحابیؓ نے پانی کا مشکیزہ زمین پر رکھا اور اس صحابی کو کندھے پر اٹھا لیا، اور رسول اللہ کی طرف لے چلا، جب دور سے اس نے رسول اللہ کا چہرہ دیکھا.... تو وہ تڑپنے والا زخمی صحابی کہتا ہے کہ.....

فزت ورب الكعبة

کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے، اس نے چھوڑ دیا، وہ زمین پر گھسٹتا ہوا، آہستہ آہستہ.... حضور علیہ السلام کے قریب پہنچا، پیغمبرؐ کے قدم مبارک زمین کی طرف لٹک رہے تھے اور یہ گھسٹ کر پیغمبرؐ کے قریب گیا، اور اپنے رخساروں کو حضور علیہ السلام کے پاؤں کے تلووں پر لگا دیا، اور حضورؐ نے دیکھا اور دیکھ کر فرمایا کہ کون ہے....

CamScanner

بتایا گیا کہ یہ زیادؓ ابن سکن ہے، حضورؐ نے فرمایا، لوگو! یہ زیاد ابن سکن ہے، اس کو دیکھو یہ سیدھا جنت میں جارہا ہے، اس لئے کسی کہنے والے نے کہا کہ....

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت ، یہی آرزو ہے

میرے بھائیو! سپاہ صحابہ آج پورے ملک میں جان ہتھیلی پر رکھ کر ناموس صحابہؓ کا تحفظ کررہی ہے، ہم کیا چاہتے ہیں....؟

خمینی انقلاب اسلامی.... یا.... کفریہ؟

ایران میں ۱۱رفروری ۱۹۸۱ء کو انقلاب آیا اور وہ انقلاب خمینی کا انقلاب تھا، اس نے کہا میں اسلامی انقلاب لایا ہوں، لیکن اس نے جو کتابیں لکھیں....ان کتابوں میں ابوبکرؓ وعمرؓ کو کافر لکھا گیا....اس کے خلاف احتجاج ہوا، پاکستان کی حکومت نے ہمارے کارکنوں کو گرفتار کرلیا، مولانا حق نواز جھنگوی کو جیل میں ڈالا، لیکن چونکہ خمینی کا کفر اتنا واضح ہوچکا تھا....اس کی کتابوں میں، صحابہ کرامؓ پر کفر کے فتوئ لگائے گئے تھے.... پوری امت کو بات سمجھ میں آگئی اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید ہوئے....سپاہ صحابہؓ کے تین سو یونٹ تھے، آج چودہ ہزار یونٹ پاکستان میں قائم ہوچکے ہیں ....یہ خمینی کے کفریہ انقلاب کو ختم کرنے کے لئے سپاہ صحابہ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ بھی اپنے اپنے علاقے میں سپاہ صحابہ کے یونٹ بنائیں اور صحابہ کرامؓ کے سچے اور پکے غلام بن کران کے ناموس کا تحفظ کریں۔ اللہ پاک ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بزم علماء والأئمة

الحمد للہ

موقع کی مناسبت سے ہر جمعہ بیان کا عنوان۔۔۔اور اس عنوان پہ تیاری کا مواد بصورتِ کتب فراہم کیا جاتا ہے

برائے رابطہ

03345613913

علماء، طلباء اور خطباء کو اس گروپ میں شامل کروائیں